ملکارجن کھڑگے نے مزاحیہ لہجے میں دی دھمکی، جانیں کیا ہے پورا معاملہ؟

نئی دہلی 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) 10 سال بعد کانگریس لوک سبھا میں اپنا لیڈر آف اپوزیشن مقرر کرنے جا رہی ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی (سی ڈبلیوسی) کی میٹنگ میں راہل گاندھی سے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر بننے کی درخواست کی گئی۔ حالانکہ راہل گاندھی نے ابھی تک اپنے فیصلے کے بارے میں عوام کو معلومات نہیں دی ہیں۔ لیکن اس درمیان پیر کو کانگریس کی پریس کانفرنس میں ایک دلچسپ واقعہ دیکھنے کو ملا۔ جب راہل گاندھی نے بتایا کہ کانگریس صدر نے انہیں دھمکی دی کہ اگر وہ مانے نہیں تو۔ تاہم راہل گاندھی نے یہ بات مزاکیہ لہجے میں کہی۔ راہل گاندھی کے اس انداز کو لوگ بہت پسند کر رہے ہیں۔ دراصل، پیر کو کانگریس نے اعلان کیا کہ راہل گاندھی وایناڈ لوک سبھا سیٹ چھوڑ دیں گے۔ پارٹی صدر ملکارجن کھرگے نے بتایا کہ پرینکا گاندھی وایناڈ سے لوک سبھا الیکشن لڑیں گی۔ راہل گاندھی پارٹی کی روایتی سیٹ رائے بریلی سے رکن پارلیمنٹ رہیں گے۔ اس دوران پریس کانفرنس میں ایک رپورٹر نے کانگریس صدر ملکارجن کھرگے سے سوال کیا کہ انہوں نے کہا تھا کہ اگر راہل گاندھی راضی نہیں ہوئے تو ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ کیا وہ آپ سے متفق ہیں؟ رپورٹ کے سوال پر ملکارجن کھرگے کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ مزید بات کرنے کا ہے۔ لیکن اس دوران راہل گاندھی نے مسکراتے ہوئے کہا کہ انہوں نے دھمکی دی ہے۔ کانگریس صدر نے مجھے دھمکی دی ہے۔ اس کے بعد راہل گاندھی، ملکارجن کھرگے، پرینکا گاندھی اور کے سی وینوگوپال ہنسنے لگے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے لوک سبھا انتخابات میں پارٹی کی اچھی کارکردگی کا سہرا راہل گاندھی کو دیا تھا اور راہل گاندھی سے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر کا عہدہ سنبھالنے پر زور دیتے ہوئے ایک قرارداد منظور کی تھی۔ کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے بھی مزاکیہ انداز میں کہا تھا کہ اگر انہوں نے فیصلے پر عمل نہیں کیا تو تادیبی کارروائی کرنی پڑے گی۔ ملکارجن کھرگے نے بھی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں کہا تھا کہ پارٹی لیڈروں کی رائے اور جذبات کو دیکھتے ہوئے راہل گاندھی کو اس تجویز کو قبول کرنا چاہیے۔ حالانکہ راہل گاندھی نے ابھی تک اپنے فیصلے کے بارے میں عوام کو معلومات نہیں دی ہیں۔

بہار پردیش کانگریس کی سیاسی امور کمیٹی کے رکن

ڈاکٹر چندریکا پرساد یادو نے دیوش چندر ٹھاکر کو قانونی نوٹس بھیجا

10 دن کے اندر معافی مانگیں ورنہ قانونی کارروائی کے لیے تیار رہیں

پٹنہ؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) کانگریس پارٹی کی سیاسی امور کی کمیٹی کے رکن ڈاکٹر چندریکا پرساد یادو نے قانون ساز کونسل کے سابق چیئرمین اور سیتامڑھی سے رکن پارلیمنٹ دیوش چندر ٹھاکر کو ان کے قابل اعتراض بیان پر قانونی نوٹس بھیجا ہے۔ مسٹر یادو نے پٹنہ ہائی کورٹ کے وکیل ششیر کمار کانڈلیا کے ذریعے انہیں قانونی نوٹس جاری کیا ہے۔ اس سلسلے میں دیولیش چندر ٹھاکر سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے بیان کو دیکھتے ہوئے 10 دن کے اندر بہار کے عوام سے معافی مانگیں، بصورت دیگر قانونی کارروائی کے لیے تیار رہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ماضی میں بھی ڈاکٹر یادو اس طرح کے قابل اعتراض بیانات دینے پر کئی ممبران پارلیمنٹ اور وزراء کو قانونی نوٹس بھیج چکے ہیں۔ اس حوالے سے کچھ کیسز بھی سامنے آئے ہیں، جن میں انہوں نے مقدمہ بھی دائر کیا ہے، بعدازاں عدالت سے معافی مانگنے کا عمل بھی ہوا۔ ان کے غیر ذمہ دارانہ اور قابل اعتراض بیانات کے پیش نظر اس طرح کے دو واقعات رونما ہوئے جن میں دو ارکان اسمبلی کو سزا دی گئی۔ حال ہی میں ڈی ایم کے لیڈر دیاندھی مارن کی طرف سے بہار اور اتر پردیش کے لوگوں کے خلاف قابل اعتراض ریمارکس کے معاملے میں انہوں نے مسٹر مارن کو قانونی نوٹس بھی بھیجا تھا۔ تاہم اس کے بعد انہوں نے عوامی سطح پر معافی مانگ لی۔ تاہم اس بار پھر انہوں نے دیولیش چندر ٹھاکر کو ان کے قابل اعتراض بیان پر قانونی نوٹس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ کسی بھی آئینی عہدے پر فائز شخص کے لیے اس طرح کے تبصرے کرنا انتہائی بدقسمتی کی بات ہے۔ شری یادو نے یہ بھی کہا کہ جس طرح شری ٹھاکر نے پسماندہ، انتہائی پسماندہ، دلتوں اور اقلیتوں کے بارے میں قابل اعتراض تبصرہ کیا ہے، ان کے خلاف کارروائی کی جانی چاہیے اور اس معاملے میں ان کی رکنیت منسوخ کی جانی چاہیے، انھوں نے دیولیش سے چندر ٹھاکر سے معافی مانگنے کی اپیل کی۔ اس کے بیان کو دیکھیں یا قانونی کارروائی کے لیے تیار رہیں۔

وزیر ریلوے کا استعفیٰ نہ دینا شرمناک ہے، مرکز حادثے کی ذمہ داری لے: ڈاکٹر سنجے

مرکزی حکومت جلد ریلوے میں لاکھوں خالی آسامیوں پر بھرتی کرے

پٹنہ؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) ریلوے کے وزیر اشونی وشنو کا ابھی تک مغربی بنگال کے دارجلنگ ضلع میں نیو جلپائی گوڑی کے رنگاپانی اسٹیشن کے قریب پیش آنے والے ہولناک ٹرین حادثے اور اموات کی ذمہ داری قبول کرنے اور استعفیٰ نہ دینا بی جے پی کی بے شرم سیاست کا عکاس ہے۔ مذکورہ بیان بہار پردیش کانگریس سیوادل کے ریاستی صدر ڈاکٹر سنجے یادو نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس ریلوے حادثے کا احتساب اعلیٰ سطح پر طے ہونا چاہیے۔ ایک طرف جہاں ریلوے کی تیز رفتاری سے نجکاری کی جا رہی ہے وہیں مودی اپنے کارپوریٹ دوستوں کے فائدے کے لیے عوامی مفادات کو داؤ پر لگا رہے ہیں۔ ریلوے کی سہولیات پرائیویٹ ہاتھوں میں دی جا رہی ہیں۔ حکومت خود عوام کے لیے اس آرام دہ اور سستے ذرائع آمدورفت کو تباہ کرنے میں مصروف ہے۔ مودی سرکار نے ریلوے بجٹ بھی ختم کر دیا۔ حکومت ریلوے کی حفاظت کے لیے اہم معاملات پر مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اس کا خمیازہ عام عوام بھگت رہے ہیں۔ ان ریل دشمن اور عوام دشمن پالیسیوں کا اثر ہے کہ ریلوے حادثات میں اضافہ ہوا ہے۔ ڈاکٹر سنجے نے کہا کہ مودی حکومت کے تحت ریلوے میں بھرتیوں میں بہت زیادہ کمی آئی ہے۔ ریلوے میں بڑی تعداد میں ضروری اور تکنیکی آسامیاں خالی ہیں۔ جس کا براہ راست اثر ریلوے آپریشن اور ریلوے کی حفاظت پر پڑا ہے۔ یہ حادثات بڑھنے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ مرکزی

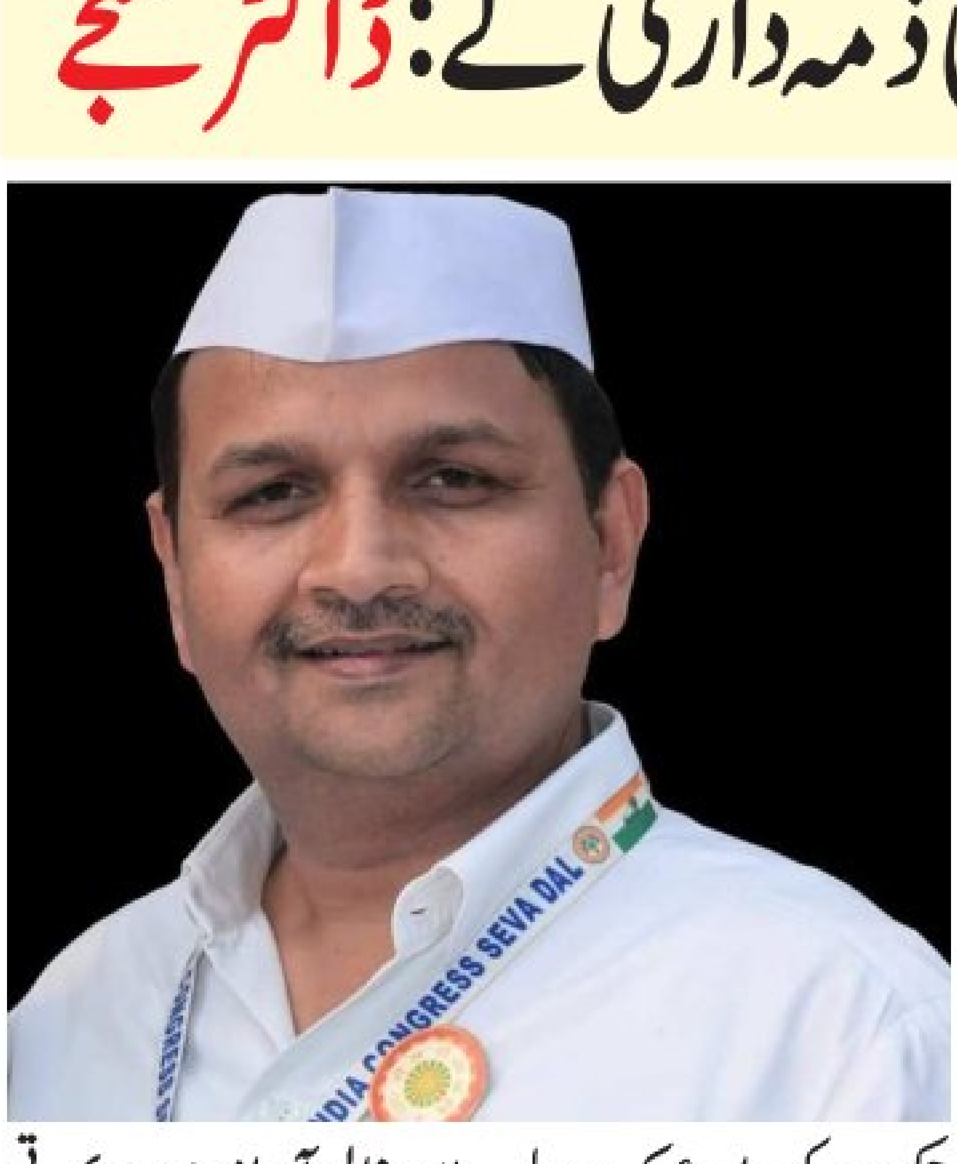

حکومت کو چاہئے کہ وہ جلد ان خالی آسامیوں پر بھرتی کرے جس سے ایک طرف بے روزگار نوجوانوں کو روزگار ملے گا اور دوسری طرف بہتر ریلوے آپریشنز سے ریلوے حادثات میں کمی آئے گی۔

ملکارجن کھرگے کا بڑا اعلان، راہل گاندھی نے رائے بریلی سیٹ کا انتخاب کیا

نئی دہلی؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی پہلی بار لوک سبھا الیکشن لڑنے جا رہی ہیں۔ وہ وایناڈ سیٹ سے الیکشن لڑیں گی۔ راہل گاندھی نے وایناڈ سیٹ چھوڑ کر بہن پرینکا کے لیے رائے بریلی سیٹ کا انتخاب کیا ہے۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے نے یہ اطلاع دی۔ کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی واڈرا نے کہا کہ میں وایناڈ کی نمائندگی کرنے کے قابل ہونے پر بہت خوش ہوں۔ میں انہیں ان کی (راہل گاندھی) کی غیر موجودگی کا احساس نہیں ہونے دوں گا۔ میں سخت محنت کروں گا اور سب کو خوش کرنے اور ایک اچھا نمائندہ بننے کی پوری کوشش کروں گا۔ رائے بریلی اور امیٹھی سے میرا بہت پرانا رشتہ ہے اور اسے توڑا نہیں جا سکتا۔ میں رائے بریلی اور وایناڈ میں بھی اپنے بھائی کی مدد کروں گا۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہول گاندھی نے کہا کہ پرینکا گاندھی الیکشن لڑنے جا رہی ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ الیکشن جیتنے والی ہیں۔ وائناڈ کے لوگ یہ سوچ سکتے ہیں کہ ان کے پاس 2 ممبران پارلیمنٹ ہیں۔ ایک میری بہن اور دوسری میں۔ وائناڈ کے لوگوں کے لیے میرے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں۔ میں وایناڈ کے ہر ایک فرد سے پیار کرتا ہوں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ میرا وایناڈ اور رائے بریلی سے جذباتی تعلق ہے۔ میں گزشتہ 5 سالوں سے وایناڈ سے ایم پی تھا۔ میں لوگوں کی محبت اور حمایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پرینکا گاندھی واڈرا وایناڈ سے الیکشن لڑیں گی، لیکن میں آپ سے وقتاً فوقتاً ملاقات کروں گی۔ رائے بریلی سے میرا پرانا رشتہ ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ مجھے دوبارہ ان کی نمائندگی کرنے کا موقع ملے گا، لیکن یہ ایک مشکل فیصلہ تھا۔

کانگریس صدر کھرگے نے ٹرین حادثہ کو لے کر مرکزی حکومت کو گھیر

نئی دہلی؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) مغربی بنگال کے دارجلنگ ضلع میں آج ایک خطرناک ٹرین حادثہ پیش آیا۔ اس حادثے میں اب تک 15 افراد کی موت اور 60 افراد زخمی بتائے جاتے ہیں۔ اب اس حادثے پر کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کا بیان سامنے آیا ہے۔ انہوں نے اس واقعہ پر دکھ کا اظہار کیا اور مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے نے کہا، 'مغربی بنگال کے جلپائی گوڑی میں کنچنجنگا ایکسپریس ٹرین کی ٹکر سے مجھے بہت دکھ ہوا ہے، جہاں کئی لوگوں کی جانیں گئیں اور کئی زخمی ہوئے۔ ملکارجن کھرگے نے کہا، 'حادثے کے مناظر دردناک ہیں۔ ہمارے خیالات متاثرین کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔ دکھ کی اس گھڑی میں ہم ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اپنی یکجہتی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم زخمیوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کرتے ہیں۔ انہوں نے متاثرین کو فوری معاوضہ دینے کا بھی مطالبہ کیا۔ کھرگے نے الزام لگایا کہ پچھلے 10 سالوں میں مودی حکومت نے ریلوے کی وزارت کی 'مکمل بدانتظامی※ میں مصروف ہے۔ کانگریس سربراہ نے دعویٰ کیا کہ ایک ذمہ دار اپوزیشن کے طور پر یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس بات کو اجاگر کریں کہ مودی حکومت نے کس طرح ریلوے کی وزارت کو 'کیمرہ سے چلنے والی※ خود کو فروغ دینے کے پلیٹ فارم میں تبدیل کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ''آج کا سانحہ ایک تلخ سچائی کی ایک اور یاد دہانی ہے''۔ کھرگے نے مزید کہا، 'کوئی غلطی نہ کریں، ہم اپنے سوالات پر قائم رہیں گے اور ہندوستانی ریلوے کے اس واقعے کے لیے مودی حکومت کو جوابدہ ٹھہرائیں گے۔

بہار کی شخصیت ڈاکٹر انوگرہ نارائن سنگھ کی 136 ویں یوم پیدائش کے موقع پر صداقت آشرم میں منعقدہ یوم پیدائش تقریب میں ریاستی کانگریس کے صدر ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ جی نے ان کی تصویر پر پھول چڑھا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر سی ایل پی قانون ساز کونسل ڈاکٹر مدن موہن جھا جی، ایم ایل سی ڈاکٹر سمیر کمار سنگھ جی اور دیگر سینئر لیڈران موجود تھے۔

نیٹ امتحان میں پیپر لیک معاملے میں وزیراعظم کی خاموشی، طلباء کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ: راہل گاندھی

دہلی؛18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) ہمیشہ کی طرح نریندر مودی نے NEET امتحان میں 24 لاکھ سے زیادہ طلباء کے مستقبل سے کھیلنے کے معاملے پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ بہار، گجرات اور ہریانہ میں ہونے والی گرفتاریوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امتحان میں منظم طریقے سے بدعنوانی ہو رہی ہے اور یہ بی جے پی حکومت والی ریاستیں پیپر لیک ہونے کا مرکز بن چکی ہیں۔ اپنی عدالتی دستاویز میں ہم نے پیپر لیک کے خلاف سخت قانون بنا کر نوجوانوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے کی ضمانت دی تھی۔ اپوزیشن کی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے ہم ملک بھر کے نوجوانوں کی آواز کو سڑکوں سے پارلیمنٹ تک بھرپور طریقے سے اٹھا کر اور حکومت پر دباؤ ڈال کر ایسی سخت پالیسیاں بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔

ہماچل پردیش کی ایک اور مغربی بنگال کی دو اسمبلی سیٹوں کے لیے کانگریس کے امیدواروں کا اعلان

نئی دہلی؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) کانگریس پارٹی نے دو ریاستوں میں ہونے والے اسمبلی ضمنی انتخابات کے لیے پارٹی کے امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں آج منگل کو کانگریس نے ہماچل پردیش کی ایک اور مغربی بنگال کی دو اسمبلی سیٹوں پر ہونے والے ضمنی انتخابات کے لیے اپنے امیدواروں کی فہرست جاری کی۔ کانگریس پارٹی نے ہماچل پردیش کی ڈیہرا سیٹ سے کملیش ٹھاکر کو ٹکٹ دیا ہے۔ موہت سین گپتا کو مغربی بنگال کی رائے گڑھ سے اور اشوک ہلدر کو باگرہ سے امیدوار بنایا گیا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینو گوپال کی طرف سے جاری کردہ یہ فہرست کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کی سفارش کے بعد جاری کی گئی ہے۔

جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات کے سلسلے میں 24 تاریخ کو دہلی میں کانگریس کی میٹنگ

رانچی؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے نے جھارکھنڈ میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے سلسلے میں 24 جون کو میٹنگ بلائی ہے۔ دہلی میں ہونے والی اس میٹنگ میں راہل گاندھی کے علاوہ کے سی وینو گوپال، ریاستی کانگریس انچارج غلام احمد میر اور ریاستی صدر راجیش ٹھاکر بھی موجود ہوں گے۔ میٹنگ میں اسمبلی کی ہر سیٹ پر بات ہوگی۔ اسمبلی انتخابات میں پارٹی کن ایشوز پر جائے گی اس پر بھی بحث ہوگی۔ اجلاس میں 2019 کے انتخابی منظرنامے اور موجودہ صورتحال پر تبادلہ خیال کیا جائے گا اور آئندہ انتخابات کے لیے حکمت عملی تیار کی جائے گی۔

ریاستی کانگریس کے صدر نے ٹرین حادثے میں ہلاک ہونے والے مسافروں پر دکھ کا اظہار کیا

رانچی؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) ریاستی کانگریس کے صدر راجیش ٹھاکر نے مغربی بنگال کے دارجلنگ میں کنچن جنگا ایکسپریس ٹرین حادثے میں ہلاک ہونے والے مسافروں کے تئیں تعزیت کا اظہار کیا اور انہیں دلی خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ سوگوار خاندانوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت دے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت مرنے والوں اور زخمیوں کے اہل خانہ کو مناسب معاوضہ اور اعلیٰ سطحی طبی سہولیات فراہم کرے۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے کے وزیر اشونی وشنو کو اس ریلوے حادثے کی اخلاقی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے، ان کے دور میں ملک میں کئی ریلوے حادثات میں سینکڑوں لوگ مارے گئے، جس کی وجہ سے ہزاروں خاندان اجڑ گئے، لیکن اس میں کوئی بہتری نظر نہیں آئی۔ وزارت ریلوے کا کام نہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے کے حفاظتی معیارات میں معیار کی بہتری ضروری ہے تاہم دیگر ممالک کے مقابلے میں گزشتہ ایک دہائی میں حفاظتی اقدامات میں بہت کم اضافہ ہوا ہے بلکہ حادثات کی تعداد میں بے تحاشہ اضافے نے تشویشناک صورتحال پیدا کر دی ہے۔

چھتیس گڑھ کانگریس کے صدر دیپک بیج کا سی ایم سائی پر حملہ، برج موہن کو وزیر کے عہدے سے برطرف کرے

رائے پور؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) چھتیس گڑھ کی رائے پور جنوبی اسمبلی سیٹ سے ایم ایل اے برج موہن اگروال نے پیر کو ایم ایل اے کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ انہوں نے اپنا استعفی اسمبلی اسپیکر رمن سنگھ کو سونپ دیا۔ تاہم وہ چھ ماہ تک وزیر کے عہدے پر برقرار رہیں گے۔ اب اپوزیشن نے اس معاملے پر سوالات اٹھائے ہیں۔ پی سی سی چیف دیپک بیج نے کہا کہ وزیر اعلی وشنو دیو سائی کو برج موہن اگروال کو فوری طور پر برطرف کرنا چاہئے؟ اگروال نے ایم پی الیکشن جیتنے کے بعد ایم ایل اے کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ دیپک بیج نے کہا کہ اخلاقیات کا تقاضا ہے کہ انہیں ایم ایل اے کے ساتھ ساتھ وزیر کے عہدہ سے بھی استعفیٰ دینا چاہئے تھا لیکن وزیر کے عہدہ کے لالچ میں انہوں نے تمام اخلاقیات کو ایک طرف چھوڑ دیا۔ آئینی شقوں کی آڑ میں وزیر بنتے رہنا درست نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بی جے پی لیڈر اقتدار اور عہدے کے لالچی ہیں۔ اقتدار میں رہنا ان کے لیے سب کچھ ہے۔ ریاستی کانگریس صدر بیج نے کہا کہ کانگریس گورنر سے یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ اگر برج موہن خود وزیر کے عہدے سے استعفیٰ نہیں دیتے یا وزیر اعلیٰ انہیں نہیں ہٹاتے ہیں تو گورنر کو خود انہیں وزیر کے عہدے سے برخاست کرکے ایک مثال قائم کرنی چاہئے۔ ریاست میں آئینی اخلاقیات کے تحفظ کی ذمہ داری گورنر پر عائد ہوتی ہے۔ ریاست کے لوگ ان سے برج موہن کو فوری طور پر برطرف کرنے کی توقع کر رہے ہیں۔ لی نے طنز کرتے ہوئے کہا- یہ سب بی جے پی میں ہی ممکن ہے۔ ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ فوری طور پر ایم پی کے عہدے پر منتخب ہونے والا کوئی بھی شخص یہ کہہ کر وزیر کا عہدہ نہیں چھوڑ رہا ہے کہ وہ چھ ماہ تک وزیر رہ سکتا ہے۔ یہ سب بی جے پی میں ہی ممکن ہے۔ بی جے پی اور چیف منسٹر کو بتانا چاہئے کہ کیا وہ بھی اگروال کے اس فیصلے کے ساتھ ہیں یا سیاسی مصلحت کو دیکھتے ہوئے چیف منسٹر انہیں برطرف کردیں گے □ برجموہن کے معاملے میں حالات مختلف ہیں ※ بیج نے کہا کہ کوئی شخص مقننہ کے رکن کے بغیر بھی چھ ماہ تک وزیر کا عہدہ رکھ سکتا ہے۔ انہیں چھ ماہ کے اندر ایوان کا رکن منتخب ہونا ہے، لیکن برج موہن کے معاملے میں حالات مختلف ہیں۔ انہوں نے ایم پی منتخب ہونے کے بعد ایم ایل اے کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ یہاں چھ ماہ کے اندر رکن منتخب کرنے کی شرط لاگو نہیں ہوتی۔ ایسے میں آئینی شقوں کی آڑ میں وزیر بنتے رہنا مناسب نہیں۔

کپل سبل نے ای وی ایم کو لے کر اپوزیشن کی مستقبل کی حکمت عملی بتائی

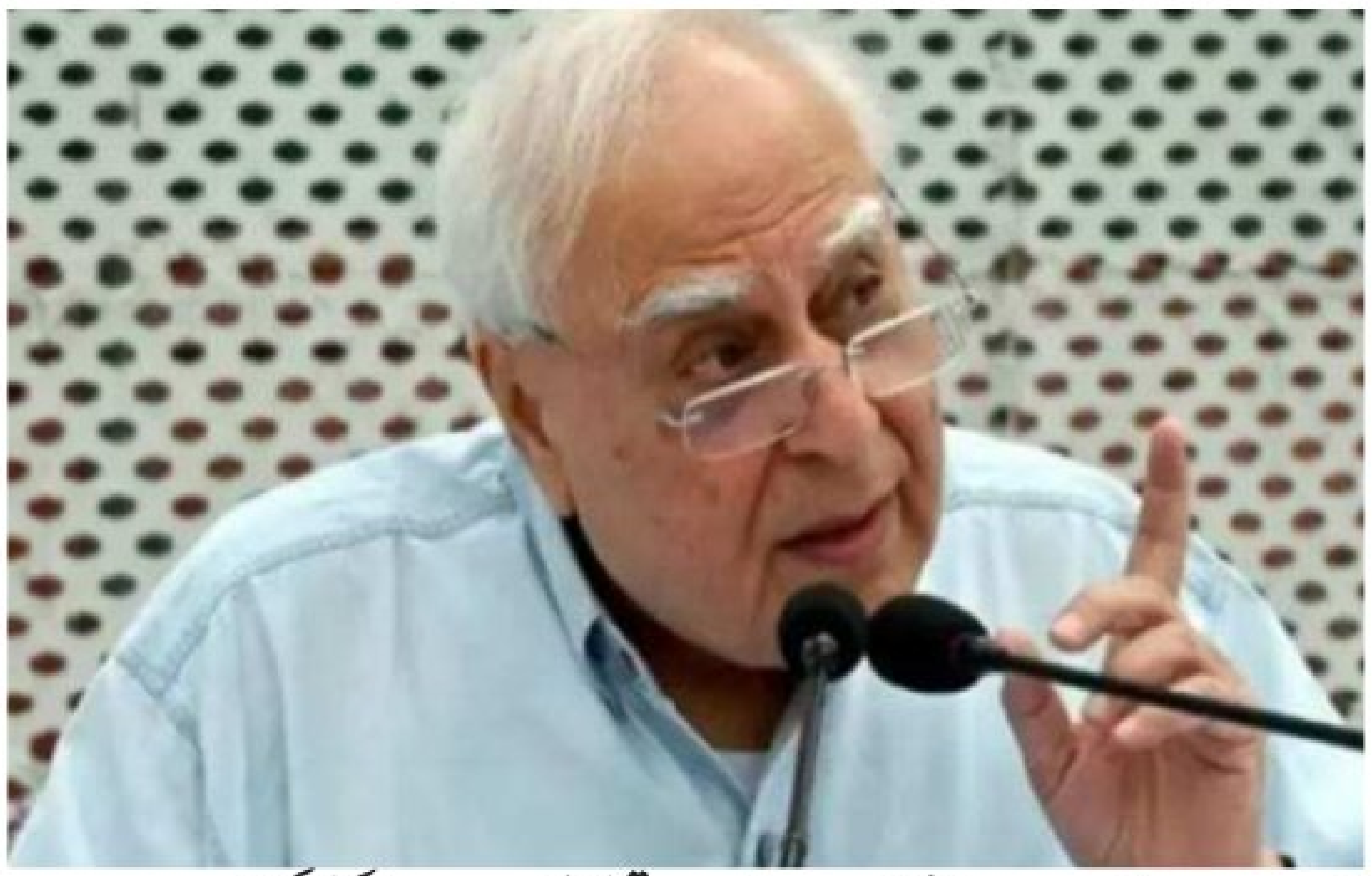

نئی دہلی؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) الیکٹرانک ووٹنگ مشین ہیکنگ (ای وی ایم ہیکنگ) کے خطرات کو لے کر ملک میں ایک بار پھر ہنگامہ کھڑا ہوگیا ہے۔ راہل گاندھی، اکھلیش یادو سے لے کر ایلون مسک تک نے اس پر سوالات اٹھائے ہیں۔ ادھر ملک کے سینئر وکیل اور راجیہ سبھا کے رکن کپل سبل نے بھی ای وی ایم معاملے کو لے کر الیکشن کمیشن اور چیف الیکشن کمشنر آف انڈیا پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ سبل نے کہا، میں اس معاملے پر بعد میں بات کروں گا، لیکن ابھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو ایف آئی آر درج کی گئی ہے، اس کا ای وی ایم معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور الیکشن کمیشن 2014 سے جس طرح کا برتاؤ کر رہا ہے، اس پر تمام اپوزیشن جماعتوں کو سنجیدگی سے کام لینا چاہیے۔ غور کریں کہ کیا آئینی اداروں کا ایسا رویہ ہمارے ملک میں منصفانہ اور آزادانہ انتخابات کا باعث بن سکتا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور اپوزیشن کو اسے آئندہ اجلاس میں بھرپور طریقے سے اٹھانا چاہیے۔ مجھے لگتا ہے کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا خصوصاً چیف الیکشن کمشنر کا رویہ غیر جانبدارانہ نہیں رہا، اپوزیشن اس پر ایکشن لے گی۔

این ٹی اے کی سالمیت اور NEET کے انعقاد کے طریقے پر سنگین سوالات اٹھائے جا رہے ہیں: کانگریس

نئی دہلی؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) کانگریس نے اتوار کو کہا کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کی سالمیت اور اس نے جس طرح سے قومی اہلیت کم داخلہ ٹیسٹ (این ای ای ٹی) کا انعقاد کیا وہ "سنگین سوالات" کے دائرے میں ہے۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری جیرام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم k پر ایک پوسٹ میں کہا، "میں 2014 اور 2019 کے درمیان صحت اور خاندانی بہبود سے متعلق پارلیمنٹ کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر تھا۔" مجھے اس وقت NEET کے لیے وسیع پیمانے پر حمایت یاد ہے۔ لیکن وہاں ممبران پارلیمنٹ بھی تھے، خاص طور پر تمل ناڈو سے، جنہوں نے خدشات کا اظہار کیا کہ NEET سے CBSE طلباء کو فائدہ پہنچے گا اور دوسرے بورڈز اور اسکولوں سے آنے والے طلباء کو نقصان پہنچے گا۔ انہوں نے کہا، ×× اب میں محسوس کرتا ہوں کہ سی بی ایس ای سے متعلق اس مسئلے پر مناسب تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا NEET امتیازی ہے؟ کیا غریب طبقے کے طلباء کو مواقع سے محروم کیا جا رہا ہے؟ مہاراشٹر جیسی دیگر ریاستوں نے بھی NEET کے بارے میں سنگین شکوک وشبہات کا اظہار کیا ہے۔ رمیش نے کہا کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کی سالمیت اور جس طرح سے NEET کو ڈیزائن اور منعقد کیا گیا ہے اس پر سنگین سوالات اٹھ رہے ہیں۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری نے دعوی کیا کہ نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (این سی ای آر ٹی) نے خود گزشتہ دہائی میں اپنا پیشہ ورانہ رویہ کھو دیا ہے، انہوں نے کہا، "یہ توقع کی جاتی ہے کہ جب نئی اسٹینڈنگ کمیٹیاں بنیں گی، تو NTA،NEET کا مکمل جائزہ لیا جائے گا۔ اسے اولین ترجیح دی جانی چاہیے.×× NEET کا امتحان 5 مئی کو 750,4 مراکز پر ہوا تھا اور اس میں تقریباً 24 لاکھ امیدواروں نے شرکت کی تھی۔ نتائج کا اعلان 14 جون کو متوقع تھا لیکن چونکہ جوابی پرچوں کی جانچ پہلے ہی مکمل ہو چکی تھی، نتائج کا اعلان 4 جون کو کیا گیا۔ اس باوقار امتحان میں بہار میں سوالیہ پرچہ لیک ہونے اور دیگر بے قاعدگیوں کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ مرکز اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے جمعرات کو سپریم کورٹ کو بتایا کہ انہوں نے 563,1 امیدواروں کو دیے گئے نمبروں کو منسوخ کر دیا ہے جو ایم بی بی ایس اور اس طرح کے دیگر کورسز میں داخلے کے لیے امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ اس سلسلے میں مرکز نے کہا ہے کہ ان کے پاس یہ اختیار ہوگا کہ وہ یا تو دوبارہ امتحان دیں یا وقت ضائع ہونے کی وجہ سے دیئے گئے نمبروں کو چھوڑ دیں۔ کانگریس نے جمعہ کو وزیر اعظم نریندر مودی کی اس معاملے پر "خاموشی" پر سوال اٹھایا اور کہا کہ صرف سپریم کورٹ کی نگرانی میں ہونے والی تحقیقات ہی لاکھوں نوجوان طلباء کے مستقبل کی حفاظت کر سکتی ہے۔

ای وی ایم پر پھر تنازعہ، راہل گاندھی کے بعد جیتو پٹواری نے الیکشن کمیشن پر لگائے سنگین الزامات

بھوپال؛18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) ملک میں لوک سبھا انتخابات کے نتائج آنے کے بعد ایک بار پھر ای وی ایم کو لے کر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ اس کے بارے میں راہل گاندھی نے بھی پہلی بار سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر پوسٹ کیا ہے۔ جس میں انہوں نے ای وی ایم کو بلیک باکس بتاتے ہوئے کہا کہ ہندوستان جیسے ملک میں کسی کو بھی اس کی جانچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے بعد سیاست تیز ہوگئی ہے۔ اب ریاستی صدر جیتو پٹواری نے بھی اس پورے معاملے پر سوال اٹھائے ہیں۔ جیتو پٹواری نے سوشل میڈیا پر لکھا جیتو نے مزید لکھا، "کیا یہ خاموشی کسی بڑی سازش کی وجہ ہے؟ ای وی ایم کو لے کر طویل عرصے سے تنازعہ چل رہا ہے۔ کانگریس طویل عرصے سے ای وی ایم کو لے کر سوال اٹھاتی نظر آ رہی ہے۔ اسمبلی انتخابات ہوں یا لوک سبھا انتخابات، کانگریس نے ہمیشہ ای وی ایم پر کئی سوال اٹھائے ہیں۔ مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ ڈگ وجے سنگھ بھی اس معاملے پر کئی بار احتجاج کر چکے ہیں۔ لیکن، اس پورے معاملے پر ایلون مسک کی پوسٹ کے بعد سیاست گرم ہوگئی ہے۔ راہل نے ای وی ایم کو بلیک باکس قرار دیا۔ راہل گاندھی نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر پوسٹ کیا کہ جب اداروں میں جوابدہی کا فقدان ہوتا ہے تو جمہوریت ایک دھوکہ بن جاتی ہے۔ ایلون مسک کے عہدے کے بعد سیاست میں شدت آ گئی دنیا کے امیر ترین صنعت کار اور ٹیسلا کے مالک ایلون مسک بھی اس سے قبل الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں پر سوالات اٹھا چکے ہیں۔ ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے انہوں نے لکھا کہ ہمیں الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کو ختم کر دینا چاہیے۔ انسانوں یا AI کے ہیک ہونے کا خطرہ چھوٹا لگ سکتا ہے، لیکن یہ اب بھی بہت زیادہ ہے۔

این سی ای آر ٹی، آر ایس ایس کے اتحادی کے طور پر کام کر رہی ہے اور آئین پر حملہ کر رہی ہے: جے رام رمیش

نئی دہلی؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (این سی ای آر ٹی) کی نصابی کتابوں میں ترامیم کے تنازعہ کے درمیان، کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے الزام لگایا کہ یہ ادارہ 2014 سے آر ایس ایس کی اتحادی کے طور پر کام کر رہا ہے اور آئین پر حملہ کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر ایک پوسٹ میں، رمیش نے کہا کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NTA) نے NCERT کو NEET-2024 امتحان میں گریس مارک تنازعہ کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ صرف NTA کی اپنی ناکامیوں سے توجہ ہٹانے کی کوشش ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا، حالانکہ یہ سچ ہے کہ NCERT اب ایک پیشہ ور ادارہ نہیں ہے۔ یہ 2014 سے آر ایس ایس سے منسلک تنظیم کے طور پر کام کر رہی ہے۔ ابھی معلوم ہوا کہ سیکولرازم کے نظریے پر اس کی 11 ویں جماعت کی پولیٹیکل سائنس کی نظر ثانی شدہ نصابی کتاب میں تنقید کی گئی ہے۔ رمیش نے کہا NCERT کا کام کتابیں شائع کرنا ہے، سیاسی پمفلٹ جاری کرنا یا پروپیگنڈہ پھیلانا نہیں۔" انہوں نے کہا،" NCERT ہمارے ملک کے آئین پر حملہ کر رہا ہے جس کی تمہید میں واضح طور پر سیکولرازم کو ہندوستانی جمہوریہ کے بنیادی ستون کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے مختلف فیصلوں نے واضح طور پر سیکولرازم کو آئین کے بنیادی ڈھانچے کا ایک لازمی حصہ تسلیم کیا ہے۔ رمیش نے کہا کہ NCERT کو یاد رکھنا چاہیے کہ" یہ نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ ہے، ناگپور یا نریندر کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ نہیں۔" کانگریس جنرل سکریٹری نے الزام لگایا، ''آج اس کی تمام نصابی کتابیں مشکوک معیار کی ہیں اور میرے اسکول کے دنوں سے بالکل مختلف ہیں۔ ترنمول کانگریس کے رہنما ساکیت گوکھلے نے بھی این سی ای آر ٹی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ" بے شرم این ڈی اے 0.1 حکومت" طلباء سے کچھ حقائق چھپا رہی ہے اور دعویٰ کر رہی ہے کہ یہ حقائق غیر آرام دہ" ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس منطق کے مطابق بچوں کو جنگ عظیم جیسے دیگر پر تشدد واقعات کے بارے میں کیوں پڑھایا جائے؟ گوکھلے نے کہا،'' کیا بی جے پی اور مودی مجرموں اور فسادیوں کے طور پر اپنی تاریخ سے شرمندہ ہیں؟ طالب علموں سے حقیقت کیوں چھپائی جائے؟ اسکول کے نصاب کو بھگوا بنانے کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے، این سی ای آر ٹی کے ڈائریکٹر نے کہا کہ درسی کتابوں میں گجرات فسادات اور بابری مسجد سے متعلق حوالہ جات کو تبدیل کر دیا گیا ہے کیونکہ فسادات کے بارے میں پڑھانے سے طلبا پر تشدد اور حوصلے پست شہریوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں''۔ این سی ای آر ٹی کے ڈائریکٹر دنیش پرساد سکلانی نے ایک نیوز ایجنسی کے ایڈیٹرز سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نصابی کتب میں تبدیلیاں سالانہ نظر ثانی کے حصے کے طور پر کی گئی ہیں اور ان پر تنازعہ پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سکلانی نے کہا،"ہم اسکول کے نصاب میں فسادات کے بارے میں کیوں پڑھائیں؟ ہم مثبت شہری بنانا چاہتے ہیں، متشدد اور ناخوش لوگ نہیں۔" انہوں نے کہا،" جب وہ بڑے ہو جائیں گے تو وہ اس کے بارے میں جان سکتے ہیں لیکن اسکول کی نصابی کتابیں کیوں؟ جب وہ بڑے ہو جائیں تو انہیں سمجھنا چاہیے کہ کیا ہوا اور کیوں۔ بی جے پی حکومت تعلیم کی نجکاری کر رہی ہے: کماری سیلجا کانگریس کی سینئر لیڈر اور ایم پی کماری سیلجا نے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت تعلیم کی نجکاری کر رہی ہے، سوشیلجا نے بیان میں کہا کہ ریاست کے سرکاری اسکولوں میں اساتذہ کی ہزاروں آسامیاں خالی پڑی ہیں، لیکن حکومت ان کو بھر رہی ہے۔ خالی پوسٹیں بھرتی نہیں اس سے پرائیویٹ سکولوں کو تقویت مل رہی ہے۔ یہ خاص طور پر معاشی طور پر کمزور لوگوں کے لیے ایک بڑا مسئلہ بنتا جا رہا ہے کیونکہ ان کے بچے صرف سرکاری سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایسے بچوں کو تعلیم سے محروم کر کے مزید پسماندہ رکھنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہریانہ کے 2300 اسکولوں میں پی جی ٹی اساتذہ کی 9995 آسامیاں ہیں۔ اتنی زیادہ آسامیاں خالی ہونے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ سرکاری سکولوں کا تعلیمی نظام کمزور ہو چکا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بی جے پی حکومت نے غریب خاندانوں کے بچوں کو تعلیم سے محروم کرنے کی سازش رچی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہی صورتحال اعلیٰ تعلیم میں بھی برقرار ہے۔ ریاست کے 182 کالجوں میں پروفیسروں کے 7986 عہدوں میں سے 4618 خالی ہیں۔ ان خالی آسامیوں نے ہریانہ کے مستقبل کا راستہ تنگ اور تاریک بنا دیا ہے۔

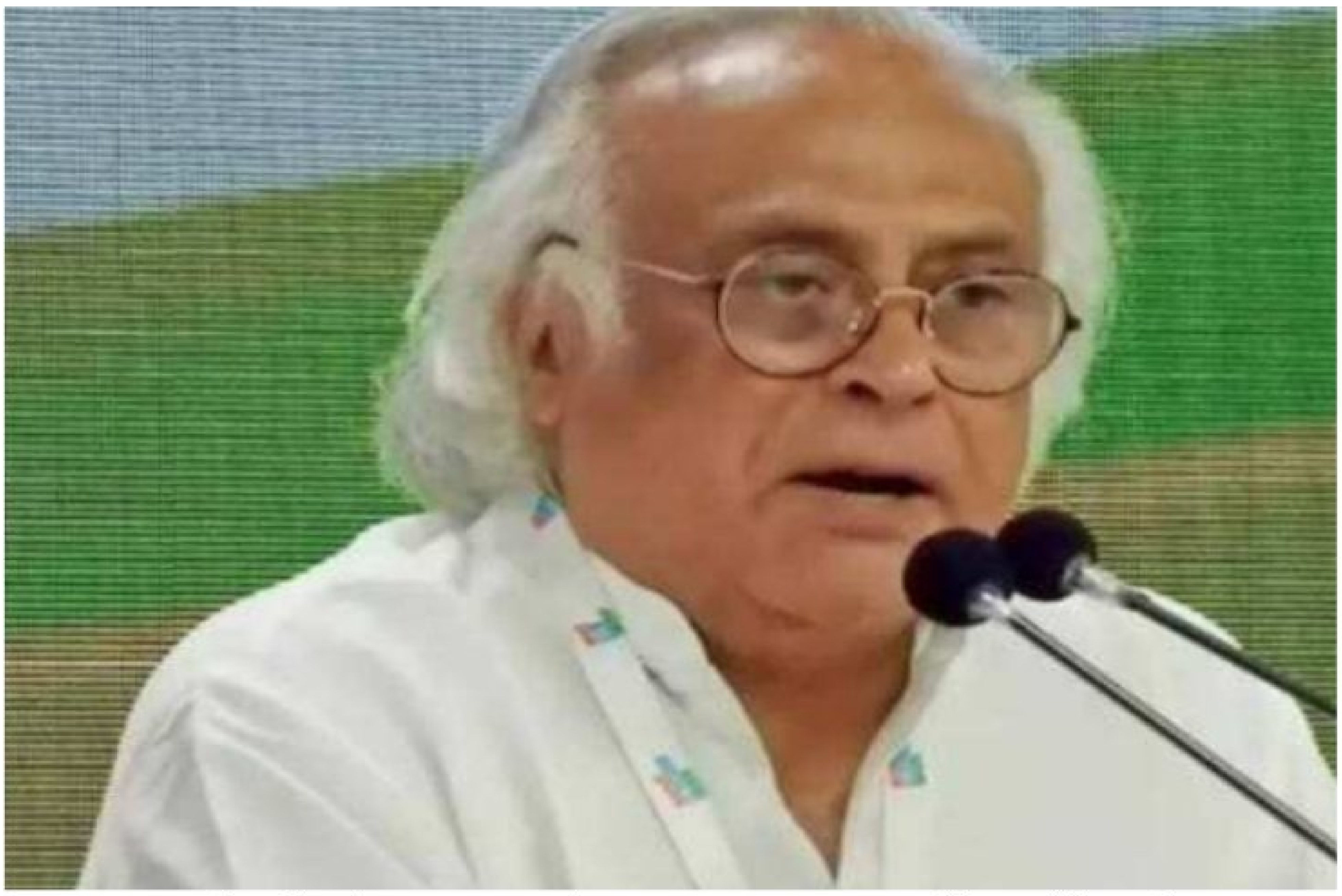

راہل گاندھی نے وائناڈ کے بجائے رائے بریلی کا انتخاب کیوں کیا؟

کانگریس کی حکمت عملی کو 5 نکات میں سمجھیں

لکھنؤ؛18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) راہل گاندھی نے لوک سبھا انتخابات 2024 میں دو سیٹوں سے الیکشن لڑا تھا۔ ایک کیرالہ کی وایناڈ سیٹ اور دوسری یوپی کی رائے بریلی سیٹ۔ راہل گاندھی نے دونوں سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی۔ پیر کو راہل گاندھی نے وایناڈ سیٹ سے استعفیٰ دے دیا۔ اب یہاں ضمنی الیکشن ہوگا۔ ضمنی انتخاب میں کانگریس نے پرینکا گاندھی کو امیدوار بنایا ہے۔ یہ ان کا سیاسی آغاز ہے، جس کو لے کر کانگریس چوکس ہوگئی ہے۔ آخر راہل گاندھی نے وایناڈ سیٹ چھوڑ کر رائے بریلی کا انتخاب کیوں کیا، جب وہ 2019 میں وایناڈ سیٹ جیت چکے تھے اور امیٹھی میں ہار گئے تھے، اس کے پیچھے کئی سیاسی معنی ہیں۔ کھوئی ہوئی زمین کو بنانے پر کانگریس کی توجہ انڈیا الائنس نے اتر پردیش میں 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں زبردست جیت درج کی۔ اس جیت کے بعد نہ صرف بھارتیہ جنتا پارٹی کو بڑا دھچکا لگا بلکہ اس سے یوپی کی سیاست میں کئی چرچے بھی شروع ہو گئے۔ یوپی میں سب سے زیادہ 80 لوک سبھا سیٹیں ہیں۔ 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں کانگریس کو صرف ایک سیٹ سے مطمئن ہونا پڑا تھا، جب کہ 2022 کے اسمبلی انتخابات میں کافی جدوجہد کے باوجود اس نے یوپی میں صرف دو اسمبلی سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی، لیکن اس بار ایس پی کے ساتھ لوک سبھا الیکشن لڑ کر۔ کانگریس نے چھ سیٹیں جیت لی ہیں جس کے بعد کانگریس نے یوپی میں اپنی ہاری ہوئی سیاست کو مضبوط کرنا شروع کر دیا ہے۔ یوپی میں کانگریس کی سرگرمی بڑھی۔ تاہم یوپی میں کانگریس پارٹی کی فعالیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ لوک سبھا انتخابات کے دوران یوپی میں گاندھی خاندان کافی سرگرم نظر آیا۔ پرینکا گاندھی، راہول گاندھی، قومی صدر ملکارجن کھرگے کے ساتھ، سونیا گاندھی نے بھی عوام سے انڈیا الائنس کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کی۔ یہی نہیں، سونیا نے اپنے

بیٹے (راہول گاندھی) کو رائے بریلی کے لوگوں کے حوالے کرنے کی بات بھی کی اور اپنے بیٹے کے لیے مہم بھی چلائی۔ یوپی میں جیت کے بعد کانگریس نے یوپی میں اپنی سرگرمی بڑھا دی ہے۔ جیت کے بعد راہل گاندھی نے رائے بریلی میں تشکر میٹنگ کی۔ 2027 کے یوپی اسمبلی انتخابات ایس پی کے ساتھ مل کر لڑنے کے بھی اشارے ملے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو یوپی میں کانگریس کو پھر سے زندگی کا پٹہ مل جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اگر اسمبلی انتخابات میں ایس پی کی بات نہیں بنتی ہے تو کانگریس نے اس کی تیاری پہلے ہی کر لی ہے۔ گاندھی خاندان 1952 سے رائے بریلی پر قابض ہے۔ کانگریس پارٹی کے اس فیصلے کے بعد کئی سیاسی معنی نکالے جا رہے ہیں۔ پہلا یہ کہ راہل گاندھی نے اس سیٹ کا انتخاب کیا جہاں سے گاندھی خاندان 1952 سے جیت رہا تھا۔ راہل کے دادا فیروز گاندھی، دادی اندرا گاندھی اور والدہ سونیا گاندھی اس سے قبل رائے بریلی سے اس سیٹ سے رکن اسمبلی رہ چکی ہیں۔ اندرا کے شوہر فیروز گاندھی نے پہلی بار 1952 میں یہ سیٹ جیتی تھی۔ اندرا گاندھی نے 1967 سے 1977 کے درمیان 10 سال تک اس سیٹ کی نمائندگی کی۔ تاہم 1977 میں اندرا گاندھی کو شکست ہوئی۔ سونیا نے 2004 سے رائے بریلی کی کمان سنبھالی۔ 1980 میں اندرا گاندھی نے غیر منقسم آندھرا پردیش میں دو سیٹوں رائے بریلی اور میدک سے الیکشن لڑا۔ دونوں نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ اندرا گاندھی نے رائے بریلی کی سیٹ چھوڑ کر میدک کو برقرار رکھا۔ ارون نہرو، شیلا کول اور کیپٹن ستیش شرما، 1980 سے گاندھی خاندان کے وفادار، 2004 تک رائے بریلی جیت گئے۔ اس کے بعد سونیا گاندھی یہاں سے لڑتی رہیں اور 2019 تک یہاں سے ایم پی رہیں۔ اس کے بعد 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں سونیا نے یہ سیٹ راہل کو سونپی اور انہیں یہاں سے نمائندگی کا موقع دیا، کیونکہ اپنے تاریخی پس منظر اور خاندانی ورثے کی وجہ سے رائے بریلی ہمیشہ سے گاندھی خاندان کا مضبوط گڑھ رہا ہے۔ . راہل یوپی میں بی جے پی کو سخت چیلنج دینا چاہتے ہیں۔ راہول گاندھی کا یہ قدم نہ صرف ان کے ذاتی سیاسی سفر میں ایک اہم سنگ میل ہے بلکہ یہ ہندوستانی سیاست کے لیے بھی ایک بڑا پیغام ہے۔ یوپی ملک کی سب سے بڑی ریاست ہے اور اس کی سیاست کا قومی سیاست پر گہرا اثر ہے۔ راہل گاندھی یوپی میں رہ کر سیاست کرنا بھی بی جے پی کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے، کیونکہ یوپی میں بی جے پی کی پوزیشن بہت مضبوط ہے اور کانگریس پارٹی 2027 کے اسمبلی انتخابات میں راہل گاندھی کے ذریعے اس طاقت کو توڑنے کی کوشش کرے گی۔ ساتھ ہی خاندان اور پارٹی کے سینئر لیڈر بھی چاہتے تھے کہ راہل رائے بریلی کی نمائندگی کریں۔ اس کے علاوہ رائے بریلی کی جیت اس لحاظ سے بھی بڑی ہے کہ اس خاندان کو امیٹھی کی کھوئی ہوئی سیٹ بھی واپس مل گئی۔ مانا جا رہا ہے کہ یہ فیصلہ 2027 کے اسمبلی انتخابات کو ذہن میں رکھتے ہوئے لیا گیا ہے۔ ہم آپ کو پانچ وجوہات بتا رہے ہیں کہ انہوں نے کیرالہ کے وایناڈ کے بجائے اتر پردیش کی رائے بریلی لوک سبھا سیٹ سے رکن پارلیمنٹ بننے کا انتخاب کیوں کیا۔ 1) یوپی میں کھوئی ہوئی زمین دوبارہ حاصل کرنے کی امید 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں کانگریس نے اتر پردیش میں چھ سیٹیں جیتیں۔ 2019 میں انہوں نے صرف رائے بریلی سیٹ جیتی تھی۔ انڈیا بلاک نے یوپی میں 43 سیٹیں جیتیں، جن میں سے سماج وادی پارٹی نے 37 سیٹیں جیتیں۔ یہ این ڈی اے کے لیے ایک بڑا جھٹکا تھا، جس نے 2019 میں یوپی میں لوک سبھا کی 80 میں سے 62 سیٹیں جیتی تھیں۔ 2024 کے انتخابات میں این ڈی اے صرف 36 سیٹیں جیتنے میں کامیاب ہوئی تھی، جب کہ بی جے پی کو 33 سیٹیں ملی تھیں۔ ووٹ شیئر کے لحاظ سے مایاوتی کی قیادت والی بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کو سب سے بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کا ووٹ شیئر 19 فیصد سے کم ہو کر 9 فیصد رہ گیا۔ یہ ووٹ بنیادی طور پر سماج وادی پارٹی کے ساتھ ساتھ کانگریس کو گئے۔ اگر ایس پی نے بی ایس پی کے ووٹ شیئر میں 6-7 فیصد اضافہ کیا تو کانگریس کو 2-3 فیصد کا فائدہ ہوا۔ کانگریس کو امید ہے کہ وہ اتر پردیش میں دلت، مسلم اور برہمن ووٹوں کا فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ راہل گاندھی کے وایناڈ کے بجائے رائے بریلی سیٹ کو منتخب کرنے کی یہ پہلی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ 2) حکمت عملی میں تبدیلی اور جارحانہ موقف 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے نتائج سے حوصلہ پا کر کانگریس نے اپنا موقف بدل لیا ہے۔ راہل گاندھی کا رائے بریلی کی پارلیمانی سیٹ برقرار رکھنا اور وایناڈ سیٹ چھوڑنا اس جارحانہ انداز کا اشارہ ہے۔ رشید قدوائی کے مطابق کانگریس نے اپنی حکمت عملی بدل لی ہے۔ اب اس نے دفاعی سے جارحانہ موقف اپنایا ہے۔ وایناڈ کا دفاعی انداز تھا۔ کیونکہ

راہل 2019 میں امیٹھی سے اپنی ممکنہ شکست کو دیکھتے ہوئے وہاں پہنچے تھے۔ اتر پردیش میں 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے نتائج کو دیکھ کر راہل نے وایناڈ کے بجائے رائے بریلی کا انتخاب کیا ہے۔ راہل گاندھی، وایناڈ کے ایم پی کے طور پر، جنوبی اور پرینکا شمال کی کمان کر رہے تھے، جو کانگریس کی پرانی حکمت عملی تھی۔ کانگریس نے اس بار لوک سبھا انتخابی نتائج سے سبق سیکھ کر اپنی حکمت عملی تبدیل کی ہے۔ قدوائی کہتے ہیں: مہاراشٹر، راجستھان اور یوپی میں اچھی کارکردگی نے کانگریس کو امید دی ہے اور اس کے نتیجے میں اس کی حکمت عملی میں تبدیلی آئی ہے۔ یہ کامیاب ہوگا یا نہیں، یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ اگر بی جے پی کو چیلنج کرنا ہے تو لڑائی وہاں لڑنی پڑے گی جہاں بھگوا پارٹی مضبوط ہو نہ کہ جنوب سے۔ ہندی مرکز میں بی جے پی بہت مضبوط ہے۔ وہ اب بھی جنوب میں زمین تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن اب تک یہ زیادہ کامیاب نہیں ہو سکا ہے۔ 3) ملک میں کانگریس کے احیاء کے لیے یوپی ضروری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مرکز میں اقتدار کا راستہ اتر پردیش سے ہو کر جاتا ہے۔ اس لیے جب علاقائی پارٹیوں نے کانگریس کے ووٹ بینک کو کھانا شروع کیا تو اس کا زوال سب سے پہلے اتر پردیش اور بہار میں نظر آیا۔ مرکزی اقتدار پر اس کی گرفت بھی ڈھیلی پڑنے لگی۔ اگر کانگریس کو مرکز میں اپنے طور پر اقتدار میں آنا ہے تو اسے اتر پردیش میں خود کو زندہ کرنا ہوگا۔ اتر پردیش میں چھ سیٹیں جیتنا کانگریس کے لیے اچھا اشارہ ہے، چاہے اسے یہ جیت سماج وادی پارٹی کے ساتھ ہی کیوں نہ ملی ہو۔ کانگریس کے لیے ایک اور اچھی علامت یہ ہے کہ جاٹ لیڈر جینت چودھری اور ان کی راشٹریہ لوک دل (RLD) کے این ڈی اے کیمپ میں ہونے کے باوجود یوپی اور ہریانہ میں جاٹ ووٹر پارٹی کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں۔ 4) دل جیتنے کے لیے کانگریس کو ہارٹ لینڈ جیتنا ہوگا۔ دل جیتنے کے لیے کانگریس کو دل کی زمین جیتنی ہوگی۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں اسے بی جے پی کا مقابلہ تنہا اور علاقائی اتحادیوں کے ساتھ مل کر کرنا پڑے گا۔ کانگریس کو ہارٹ لینڈ کی نو بڑی ریاستوں میں اپنی کارکردگی کو بہتر کرنا ہوگا، کیونکہ لوک سبھا کے 543 میں سے 218 ممبران پارلیمنٹ ان نو ریاستوں سے آتے ہیں۔ اس بار اتر پردیش کے علاوہ ہریانہ اور راجستھان میں بھی کانگریس نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ رشید قدوائی کہتے ہیں: کانگریس ہندی پٹی میں اپنے امکانات تلاش کر رہی ہے اور اسی لیے راہول گاندھی کو اتر پردیش سے پروموٹ کیا جا رہا ہے۔ یوپی میں زیادہ سیٹیں جیت کر، کانگریس بہار میں بھی اثر ڈال سکتی ہے، جہاں وہ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے ساتھ اتحاد میں ہے۔ 5) پرینکا گاندھی کے وایناڈ جانے سے کیرالہ کو بھی راحت ملے گی۔ کیرالہ میں 2026 میں اسمبلی انتخابات ہوں گے اور کانگریس یہاں اقتدار میں آسکتی ہے۔ کیرالہ کے لوگ سی پی ایم کی قیادت والی ایل ڈی ایف یا کانگریس کی قیادت والی یو ڈی ایف کا انتخاب کرتے رہے ہیں۔ ریاست کے لوگوں نے 2021 میں ایل ڈی ایف کو اقتدار میں واپس کر کے بیشتر سیاسی پنڈتوں کو حیران کر دیا۔ سی پی آئی (ایم) نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور صرف ایک سیٹ جیتی۔ کانگریس نے 2024 میں لوک سبھا کی 20 میں سے 14 سیٹیں جیتی ہیں، جبکہ اس کی اتحادی IUML نے دو سیٹیں جیتی ہیں۔ کانگریس کو یقین ہے کہ راہل گاندھی وایناڈ کو برقرار رکھیں یا نہ رکھیں، وہ 2026 میں کیرالہ جیت جائے گی۔ اگر پرینکا گاندھی بھائی راہول کی جگہ وایناڈ سے منتخب ہوتی ہیں تو ریاستی اسمبلی انتخابات کے لیے کانگریس کی مہم بھی زور پکڑے گی۔ پرینکا گاندھی واڈرا کے بارے میں راشد قدوائی کہتے ہیں: کیرالہ میں، جہاں 2026 میں انتخابات ہونے والے ہیں، پرینکا کی وایناڈ میں موجودگی سے پارٹی کو مدد ملنے کی امید ہے۔

کانگریس نے پرینکا گاندھی کو وایناڈ لوک سبھا سیٹ سے لڑانے کا فیصلہ کیا، شوہر رابرٹ واڈرا نے مبارکباد دی

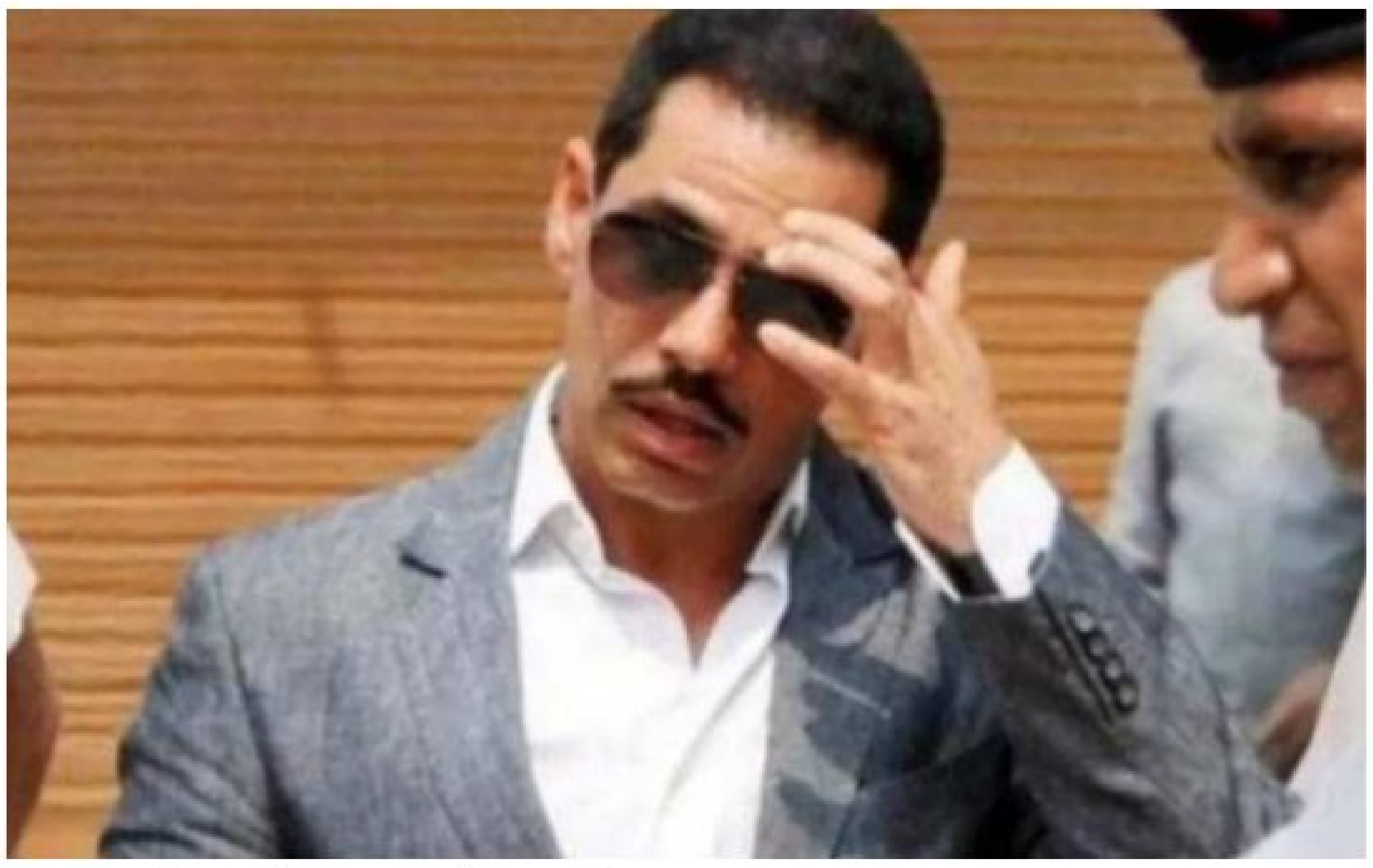

نئی دہلی: 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) کانگریس نے پرینکا گاندھی کو وایناڈ لوک سبھا سیٹ سے الیکشن لڑانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں ان کے شوہر رابرٹ واڈرا نے انہیں اس پر مبارکباد دی وہیں انہوں نے ایک بار پھر پارلیمنٹ پہنچنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا: پرینکا گاندھی مجھ سے پہلے پارلیمنٹ میں ہوں گی۔ جب بھی مناسب وقت ہو، میں بھی ان کے راستے پر آگے بڑھ سکتا ہوں۔ میں خوش ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وایناڈ کے لوگ اسے فتح دلائیں گے۔ لوک سبھا انتخابات سے پہلے بھی رابرٹ واڈرا نے کئی بار الیکشن لڑنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ انہوں نے یوپی کی مرادآباد اور امیٹھی لوک سبھا سیٹوں سے الیکشن لڑنے کی پیشکش بھی کی تھی۔ لیکن کانگریس نے ان کے نام پر غور نہیں کیا۔ سونیا گاندھی کے داماد رابرٹ واڈرا نے کہا: سب سے پہلے میں ملک کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے بی جے پی کو سبق سکھایا ہے۔ ان لوگوں نے مذہب کی بنیاد پر سیاست کی۔ مجھے خوشی ہے کہ پرینکا گاندھی وایناڈ سے الیکشن لڑنے جا رہی ہیں۔ وہ پارلیمنٹ میں ہوں گی۔ اسے پارلیمنٹ میں ہونا چاہیے۔ اس لیے نہیں کہ انہوں نے مہم چلائی ہے بلکہ میں یہ بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ پرینکا گاندھی کئی دہائیوں سے کانگریس کے لیے انتخابی مہم چلا رہی ہیں، لیکن وہ 2019 کے عام انتخابات میں سرگرم سیاست میں آگئیں۔ انہیں یوپی کے ایک حصے کی ذمہ داری ملی۔ اس بار وہ امیٹھی اور رائے بریلی پر فوکس کر رہی تھیں۔ واڈرا نے کہا: پرینکا گاندھی کو مجھ سے پہلے پارلیمنٹ میں ہونا چاہیے۔ میں بھی عین وقت پر اس کے راستے پر چلوں گا۔ میں خوش ہوں اور امید کرتا ہوں کہ لوگ اسے جیتیں گے۔ امیٹھی کے بارے میں اپنے دعوے پر رابرٹ واڈرا نے کہا: میرے لیے امیٹھی سے الیکشن لڑنے کا مطالبہ ملک کے مختلف حصوں سے آ رہا تھا۔ لوگ میرے کام کو سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اگر انہیں موقع ملے تو ان کی ترقی میں تیزی آئے۔ تاہم، کانگریس نے ان کی جگہ وفادار کشوری لال شرما کو لے لیا، جنہوں نے سابق مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی کو شکست دی۔ جب واڈرا کو امیٹھی سے ٹکٹ نہیں ملا تو بی جے پی نے ان پر طنز کیا تھا اور کہا تھا کہ انہیں دور کیا جا رہا ہے۔

مجھے لگتا ہے کہ ملک میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو ریلوے سے نہ جڑا ہو، سپریہ شرینیت نے ریلوے حادثے پر بی جے پی کو گھیرا

نئی دہلی؛18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) میرے خیال میں ملک میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو ریلوے سے منسلک نہ ہو۔ ہم سب متوسط طبقے، نچلے متوسط طبقے سے آتے ہیں اور ریلوے سے بہت پیاری یادیں وابستہ ہیں اور ہم سب نے یقیناً کسی نہ کسی مقام پر ریل کا سفر کیا ہے۔ کیونکہ ریلوے صرف پٹریوں پر چلنے والی ٹرینیں نہیں ہیں، نہ ہی رگڑنے والی ٹرینیں ہیں۔ ریلوے اس ملک کے ایک سرے کو دوسرے سرے سے جوڑتا ہے، ریلوے ہندوستان کی لائف لائن ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ نقل وحمل کا سب سے سستا اور اقتصادی ذریعہ ہے، یہ سب سے تیز ہوا کرتا تھا اور اس کی وجہ سے متوسط طبقے، لوئر مڈل۔ طبقہ، غریب وغیرہ۔ شخص ٹرین میں سفر کرنے کو ترجیح دیتا ہے۔ آج تک جب آپ ٹکٹ لے کر ٹرین میں سوار ہوتے تھے تو کچھ یقین تھا کہ آپ اپنی منزل پر پہنچ جائیں گے۔ ہم بہت سے بڑے اسٹیشنوں پر آتے تھے، ان میں پوری سبزی کھاتے تھے، کہیں چائے پیتے تھے، کہیں پکوڑے اور سموسے کھاتے تھے اور یہ یقین تھا کہ منزل پر پہنچ جائیں گے، لیکن آج جب کوئی ریلوے مسافر بیٹھتا ہے تو اس کے ذہن میں شک ہے کہ وہ منزل تک پہنچے گا یا اس کا تابوت اور جسم پہنچے گا، یہ ریکارڈ نریندر مودی اور ان کی حکومت نے قائم کیا ہے۔ میں آپ کو یہاں دو تصویریں دکھانا چاہتا ہوں۔ یہ تصویر ٹھیک ایک سال پہلے جون کے اسی مہینے کی ہے، 02 جون 2023 کو اوڈیشہ کے بالاسور میں ایک ہولناک ٹرین حادثہ ہوا تھا، جس میں تقریباً 300 لوگ ہلاک اور 900 سے زیادہ زخمی ہوئے تھے۔ مغربی بنگال میں کل پھر ایک ٹرین حادثہ ہوا۔ کنچن جنگا ایکسپریس پٹری پر تھی، اسے پیچھے سے مال گاڑی نے ٹکر ماردی، اب تک 15 افراد ہلاک اور 40 زخمی ہو چکے ہیں۔ ٹھیک ایک سال پہلے، بالاسور، اڈیشہ میں اور ایک سال بعد، مغربی بنگال میں ایک ٹرین حادثہ پیش آیا۔ ایک سال میں کیا بدلا ہے؟ آج پوچھنا ہے کہ ایک سال میں کیا تبدیلی آئی؟ ٹرین حادثات مسلسل ہو رہے ہیں اور میں آپ کے ساتھ ایک حکومتی شخصیت شیئر کرتا ہوں۔ 2014 سے 2023 تک 117,1 ٹرین حادثات ہوئے اور میں جان بوجھ کر صرف 2023 تک کے اعداد وشمار دے رہا ہوں۔ 31 مارچ 2023، کیونکہ یہ ہمارے اعداد و شمار نہیں ہیں، آپ کے اعداد وشمار نہیں، یہ حکومت ہند کے اعداد و شمار ہیں۔ ایسے 117,1 ریلوے حادثے ہوئے ہیں جہاں جان ومال کا نقصان ہوا ہے، یہ سرکاری اعداد وشمار ہیں۔ اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر ماہ ٹرین کے 11 حادثات ہوتے ہیں، ہر تین دن میں ایک ٹرین حادثہ ہو رہا ہے اور جان و مال کا نقصان ہو رہا ہے۔ تو ایک سال میں کیا بدلا؟ اتنا بڑا بالاسور ٹرین حادثہ ہوا، ہم سب نے لاشوں کے ڈھیر دیکھے، خاندانوں کو تباہ ہوتے دیکھا، چھوٹے بچوں کو روتے دیکھا۔ ایک سال میں کیا بدلا؟ بالاسور سے مغربی بنگال، کیا بدلا؟ 2014 سے 2024 تک کیا بدلا؟ مجھے ایک فہرست پڑھنے دو، آپ کو دکھایا ہے، لیکن یہ ایک چھوٹی سی فہرست ہے۔ 2014 میں گورکھدھام ایکسپریس پٹری سے اتر گئی، 25 افراد ہلاک ہوئے۔ اندور-پٹنہ ایکسپریس کو حادثہ، 150 لوگوں کی موت کفایت ایکسپریس میں 70 افراد زخمی۔ پوری-اتکل ایکسپریس میں 30 لوگوں کی موت۔ بیکانیر-گوہاٹی ایکسپریس میں 36 سے زیادہ لوگ شدید زخمی، 10 لوگوں کی موت۔ بالاسور، میں نے آپ کو بتایا کہ تقریباً 300 لوگ مرے اور 900 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے اور کل 15 لوگ مر گئے اور 40 لوگ زخمی ہوئے اور میں نے ابھی کچھ اعداد و شمار دیے ہیں، ایسے 117,1 حادثات ہوئے ہیں۔ تو اس کی ذمہ داری کس کی ہے؟ ذمہ دار کون ہے؟ اس ملک میں ہم نے ایسے وزراء کو بھی دیکھا ہے، جب ان کے محکمے میں ایسے حادثات ہوئے ہیں، جب وہ ریلوے کے وزیر تھے، تو انہوں نے اخلاقی ذمہ داری لیتے ہوئے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیا ہے۔ لال بہادر شاستری ہوں، نتیش کمار ہوں، مادھوراؤ سندھیا ہوں، ممتا بنرجی ہوں، مادھو ڈنڈاوتے ہوں، جارج فرنانڈس ہوں، سبھی نے اخلاقی ذمہ داری لیتے ہوئے استعفیٰ دے دیا ہے، لیکن آج ہندوستان کے وزیر ریلوے ریل وزیر بنے ہوئے ہیں۔ اخلاقی ذمہ داری کو چھوڑیں، آج بھی اس بات پر بحث جاری ہے کہ حادثے کی صورت میں ریلہ کیسے بنے گا۔ بالاسور کے وقت اشونی وشنو وہاں آیا، غوطہ لگا رہا تھا، ٹرین کے نیچے جھانک رہا تھا، دو چار ٹیسو بہا رہا تھا۔ آپ نے ٹرین کو محفوظ بنانے کے لیے کیا کیا؟ آپ کل وہاں پہنچ گئے ہوں گے، آپ ریلوے کے وزیر ہیں، آپ گاڑی سے بھی جا سکتے تھے، لیکن ویڈیو اس وقت بہتر نظر آئے گی جب آپ زوم زوم کریں گے اور موٹر سائیکل پر جائیں گے۔ ایک اچھی ویڈیو منظر عام پر آئی ہے، آپ نے ریل پیل کر دی ہے، اب بتائیں کہ آپ نے پچھلے ایک سال سے اس ملک میں ریلوے کو محفوظ بنانے کے لیے کیا کام کیا ہے؟ اس ریلوے کو محفوظ بنانے کے لیے کیا کام کیا گیا ہے جس میں اس ملک کے نوجوان، کسان، مزدور اور متوسط طبقہ اپنے خاندان کے ساتھ سفر کرتے ہیں؟ لوگوں کے ذہنوں میں یہ خدشہ دور کرنے کے لیے کیا کام کیا گیا ہے کہ ہم وہاں پہنچیں گے یا ہماری لاش وہاں پہنچے گی۔

کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی یہ این ڈی اے حکومت بہت نازک ہے

نئی دہلی؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی یہ این ڈی اے حکومت بہت نازک ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ این ڈی اے حکومت اپنی تیسری میعاد میں بقا کی جدوجہد کرسکتی ہے۔ لوک سبھا انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد اپنے پہلے انٹرویو میں راہول گاندھی نے فنانشل ٹائمز کو بتایا کہ 4 جون کے فیصلے کے بعد ہندوستانی سیاسی منظر نامے میں بڑی تبدیلی آئی ہے۔ راہول گاندھی نے کہا،"تعداد اتنی کم ہیں کہ ان کی صورت حال بہت نازک ہے، اور تھوڑی سی پریشانی بھی حکومت کو گرا سکتی ہے... اتحادیوں کو دوسری طرف جانا پڑسکتا ہے۔"کانگریس کے سابق صدر گاندھی، جنہوں نے رائے بریلی اور وایناڈ دونوں لوک سبھا سیٹوں پر کامیابی حاصل کی، کہا،" یہ خیال کہ آپ نفرت پھیلا سکتے ہیں، آپ غصہ پھیلا سکتے ہیں اور آپ اس کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں- ہندوستانی عوام نے اس الیکشن میں اسے مسترد کر دیا ہے۔" دیا جا چکا۔" راہول گاندھی نے کہا،" یہی وجہ ہے کہ اتحاد جدوجہد کرے گا۔" انہوں نے مزید کہا کہ "کیونکہ 2014 اور 2019 میں نریندر مودی کے لیے کام کرنے والی چیزیں کام نہیں کر رہی ہیں۔" لوک سبھا انتخابات کے نتائج میں، اپوزیشن انڈیا بلاک نے ایگزٹ پولز کی پیش گوئی سے کہیں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور 543 میں سے 234 سیٹیں جیت لیں۔ جبکہ بی جے پی کی قیادت والی این ڈی اے نے 293 سیٹیں حاصل کیں۔ ان نتائج نے راہول گاندھی کو ایک بار پھر ہندوستانی سیاست کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ اندازہ ہے کہ انہیں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر بنایا جا سکتا ہے۔ نریندر مودی نے مسلسل تیسری بار وزیر اعظم کے طور پر حلف لیا لیکن گزشتہ دو لوک سبھا انتخابات کی طرح اس بار بھی بی جے پی اپنے طور پر مکمل اکثریت کا ہندسہ عبور نہیں کرسکی۔ حکومت بنانے کے لیے انہیں اپنے این ڈی اے ساتھیوں پر انحصار کرنا پڑا۔ راہل وایناڈ سیٹ چھوڑیں گے، پرینکا ضمنی الیکشن لڑیں گی۔ پیر کو راہول گاندھی نے کہا کہ وہ اتر پردیش میں رائے بریلی لوک سبھا سیٹ سے اپنی امیدواری برقرار رکھیں گے اور کیرالہ کی وائناڈ سیٹ خالی کریں گے، جہاں سے ان کی بہن پرینکا گاندھی واڈرا الیکشن لڑیں گی۔ اس معاملے پر قیاس آرائیوں کو ختم کرتے ہوئے کانگریس کے سربراہ ملکارجن کھرگے نے اپنی رہائش گاہ پر بات چیت کے بعد دونوں نشستوں پر فیصلہ کا اعلان کیا۔ کھرگے اور راہل گاندھی کے علاوہ کانگریس پارلیمانی پارٹی کی صدر سونیا گاندھی اور پارٹی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال اور پرینکا گاندھی واڈرا بھی میٹنگ میں موجود تھے۔ اگر پرینکا گاندھی واڈرا یہ الیکشن جیت جاتی ہیں تو وہ پہلی بار رکن پارلیمنٹ کے طور پر پارلیمنٹ میں داخل ہوں گی۔ یہ بھی پہلی بار ہوگا کہ گاندھی خاندان کے تین افراد - سونیا گاندھی، راہول اور پرینکا - ایک ساتھ پارلیمنٹ میں ہوں گے۔

نالہ گڑھ، ڈیہرا اور سوجن پور میں ضمنی انتخابات ہونے والے ہیں، سی ایم سکھو کی اہلیہ ڈیہرا سیٹ سے لڑ رہی ہیں انتخاب

شملہ؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) 10 جولائی کو ہماچل پردیش میں تین اسمبلی سیٹوں (نالاگڑھ، ڈیرہ اور سوجن پور) پر ضمنی انتخابات ہونے ہیں۔ جہاں بی جے پی نے اپنی اپنی سیٹوں سے تین آزاد امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ ساتھ ہی کانگریس نے بھی امیدواروں کا اعلان کردیا ہے۔ انتخابات میں خاص بات یہ ہے کہ اس بار وزیر اعلیٰ سکھویندر سکھو کی اہلیہ کملیش ٹھاکر بھی ڈیرہ اسمبلی سیٹ سے الیکشن لڑیں گی۔ آج ان کے نام کا اعلان کیا گیا ہے۔ کملیش ٹھاکر ڈبل ایم اے ہیں۔ کملیش ٹھاکر 1970 میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے انگریزی اور سیاسیات میں ماسٹر ڈگری حاصل کی ہے۔ ان کے والد کا نام وچترا سنگھ اور والدہ کا نام روشنی دیوی ہے۔ ان کی شادی 1998 میں سکھوندر سنگھ سکھو سے ہوئی تھی۔ جو ہماچل کے موجودہ وزیر اعلیٰ ہیں۔ کانگریس نے کملیش پر جوا کیوں کھیلا؟ اگر آپ دیکھیں تو کملیش کا گھر جسوان پراگ پور اسمبلی حلقہ نلسوہا میں ہے۔ لیکن خاص بات یہ ہے کہ یہ گاؤں انتظامی نقطہ نظر سے دیہرہ سب ڈویژن کے تحت آتا ہے۔ یہی وجہ ہوسکتی ہے کہ کانگریس نے کملیش پر جوا کھیلا۔ کملیش کا نام بھی سروے میں سب سے آگے رہا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اس بار کانگریس ہائی کمان نے کملیش پر اعتماد ظاہر کرتے ہوئے انہیں انتخابی میدان میں اتارا۔ گزشتہ اسمبلی ضمنی انتخاب میں عوام نے پارٹی تبدیلی کی سیاست کو مسترد کر دیا۔ ایسے میں امکان ہے کہ کانگریس کو اس کا فائدہ مل سکتا ہے۔ ڈیہرا سیٹ کانگریس کے لیے ایک مشکل کام ہے، ایسے میں اس سیٹ سے کملیش ٹھاکر کا انتخاب لڑنا سی ایم سکھو کا اثر ظاہر کرے گا۔ انورادھا رانا نے لاہول سپتی سے کامیابی حاصل کی تھی۔ کانگریس یہ تجربہ دہرہ میں بھی کرنا چاہتی ہے۔

راجکوٹ آتشزدگی میں مرنے والوں کو عاجزانہ خراج عقیدت! چھٹیوں کے دوران راجکوٹ کے گیمنگ زون میں کھیلنے آئے بچوں کے ساتھ کھیل کھیلا گیا جس سے اب تک 27 افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ متاثرین کے خاندانوں کے غم میں شریک ہونے کے لیے، احمد آباد کے گاندھی آشرم میں شہریوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک پروگرام منعقد ہوا۔

آج گابا پیلس میں منعقدہ رانیہ کے پروگرام میں، میں نے اپنے سرشار کارکنوں اور قائدین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے لوک سبھا انتخابات میں میری مکمل حمایت کی۔ پروگرام میں کانگریس کارکنوں اور لیڈروں کی بڑی موجودگی نے ہمارے حوصلے کو مزید بلند کیا۔ لیکن یہ تو صرف شروعات ہے۔ آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے ہمیں مزید محنت کرنی ہوگی۔ یہ سفر یہیں ختم نہیں ہوتا۔ آیئے متحد ہو کر اپنے خطے کو نئی بلندیوں پر لے جائیں۔ آپ کی حمایت اور اعتماد کے لیے تہہ دل سے مشکور ہوں۔

جئے ہند □ مس شیلجا

بالودابازار میں آتشزدگی اور تشدد کے واقعہ کے بعد ریاست کی بی جے پی حکومت کے کام کرنے کے انداز کے خلاف جگدل پور ضلع ہیڈکوارٹر پر ایک روزہ احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اور سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے انتظامیہ کو میمورنڈم پیش کیا گیا۔ ہمارا پیارا چھتیس گڑھ جو کہ امن کا گہوارہ ہے، آج بی جے پی کے دور حکومت میں پریشان ہو چکا ہے۔ ریاست کے وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ اخلاقی بنیادوں پر فوری طور پر اپنے عہدوں سے مستعفی ہو جائیں۔ دیپک بیج

ٹھیک ایک سال پہلے، جون 2023 میں،

بالاسور ریل حادثے میں 296 افراد ہلاک اور 900 سے زیادہ شدید زخمی ہوئے تھے۔ اس ایک سال میں کیا بدلا ہے؟

XX گزشتہ 10 سالوں میں 1117 ریلوے حادثات ہوئے جن میں جان و مال کا نقصان ہوا۔ یعنی ہر ماہ 11 حادثات، ہر 3 دن میں ایک حادثہ۔ یہ سرکاری اعداد و شمار ہے، اصل اعداد و شمار اس سے کہیں زیادہ ہیں۔ کون جوابدہ ہے؟ XX پہلے ریلوے حادثے کی اخلاقی ذمہ داری قبول کی گئی تھی۔ لال بہادر شاستری، مادھو راؤ سندھیا، نتیش کمار، ممتا بنرجی، مدھو ڈنڈاوتے، جارج فرنانڈس، سریش پربھو جیسے وزراء نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ لیکن موجودہ وزیر ریلوے اشونی وشنو ریل بنانے سے کہاں فرصت ہے؟

راہل گاندھی نے یہ بھی ثابت کردیا کہ اتر پردیش کے ساتھ 5 نسلوں کا رشتہ مضبوط ہے: سپریہ شیرنتے

دہلی؛ 18 جون 24 (نمائندہ، کانگریس درپن) دو آنکھیں، دو خاندانوں، دو بہن بھائیوں میں سے انتخاب کرنا بہت مشکل اور چیلنجنگ فیصلہ ہے۔ راہل جی کو رائے بریلی اور وایناڈ کے حوالے سے بھی ایسی ہی مخمصے کا سامنا تھا۔ لیکن جیسا کہ انہوں نے وائناڈ کے لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ‘دونوں جگہوں کے لوگ میرے فیصلے سے خوش ہوں گے’، اب پرینکا گاندھی وایناڈ خاندان کی نمائندگی کریں گی۔ خاندان کو صرف خاندان کے کسی فرد کے حوالے کیا جا سکتا ہے۔ پرینکا جی کی عوام سے بے پناہ محبت اور ان کی قائدانہ صلاحیتوں سے کون واقف نہیں؟ اکیلے ہی انہوں نے پوری انتخابی مہم میں نریندر مودی کو بار بار خاموش کرایا۔ منگل سوتر ہو یا بھینس چھیننے جیسی بے بنیاد باتیں یا مجرا جیسے بے ہودہ الفاظ-پوری شرافت اور وقار کے ساتھ اس نے مودی کی شبیہ کو داغدار کیا۔ میں نے انہیں لڑتے دیکھا ہے۔ وہ انتہائی محنتی، نڈر، سچائی اور کسی کے حقوق کے لیے لڑتی ہے، لوگوں سے شاندار رابطہ رکھتی ہے، ایک عجیب قسم کا سموہن ہے۔ وہ لڑنے سے بھی زیادہ شدید محبت کرتی ہے۔ وہ موم کی طرح نرم دل ہے اور کسی کا دکھ نہیں دیکھ سکتی۔ وہ ایک بہت ہی مخلص ماں، بیوی، بہن اور بیٹی ہے؛ اس جیسی ذمہ داری کوئی اور نہیں اٹھاتا۔ وہ بڑے مسائل پر اچھی گرفت رکھنے کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی پورا خیال رکھتی ہیں۔ بہت سے لوگ ان میں اندرا جی کی تصویر دیکھتے ہیں، مجھے ان میں ایک آزاد، بہادر، مہربان اور لڑنے والے جنگجو نظر آتے ہیں۔ یہاں راہل جی نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ اتر پردیش کے ساتھ 5 نسلوں کا رشتہ مضبوط ہو گیا ہے۔ پریاگ راج سے نکلنے والی جڑیں امیٹھی-رائے بریلی سمیت پورے اتر پردیش میں پھیلی ہوئی ہیں۔ راہل جی کا یہ ماسٹر اسٹروک بی جے پی کو پسینہ بہانے والا ہے۔ CSDS سروے کے مطابق آج راہل گاندھی اتر پردیش میں وزیر اعظم کے لیے پہلی پسند ہیں۔ بہت جلد آپ اس فیصلے کا اثر دیکھیں گے۔ آنے والی 10 اسمبلی سیٹوں کے ضمنی انتخابات سے شروع ہونے والا فتوحات کا یہ سلسلہ 2027 میں طوفان بن جائے گا۔ راہل گاندھی کی اتر پردیش میں مسلسل موجودگی آدھی بی جے پی کا مکمل صفایا کر دے گی، میں یہ بات پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ اور ذرا سوچیں، جہاں بی جے پی ایوان میں راہل گاندھی کو اکیلے ہی نہیں سنبھال سکی، وہاں پرینکا گاندھی اور ہندوستان کے دیگر مضبوط اتحادیوں کا کیا بنے گا؟ اپنی سیٹ بیلٹ باندھ لیں، گھر کا درجہ حرارت بڑھنے ہی والا ہے

محترمہ سپریہ شرینے!